QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

پنجاب پولیس میں جدید ٹیکنالوجی: اسلامی تصور و تحفظِ عامہ کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ

(MODERN TECHNOLOGY IN PUNJAB POLICE: AN ANALYTICAL STUDY IN THE CONTEXT OF ISLAMIC PRINCIPLES AND PUBLIC SAFETY)

***Ali Chand**
PhD Research Scholar; Institute of Islamic Studies and Shariah,
MY University Islamabad (Pakistan)
alichand.ac44@gmail.com
****Dr. Talib Ali Awan**
Assistant Professor; Institute of Islamic Studies and Shariah, MY University Islamabad (Pakistan)
drtalibaliawan@gmail.com

Abstract

The use of modern technology in the Punjab Police has become an indispensable tool for crime prevention, transparent investigation, public safety, and accountability. This research aims to examine how contemporary technological applications such as digital forensics, CCTV surveillance, e-record management, community policing, and data analytics affect police performance, officers' psychological preparedness, and ethical conduct. Furthermore, the study provides a comparative analysis of these technological interventions in light of Islamic principles, including justice, ethics, citizen rights, and Shariah-compliant policing.

The study adopts an analytical and comparative methodology, assessing the benefits, challenges, and implications of modern technology within the frameworks of legal standards, Islamic teachings, and contemporary psychological and social sciences theories. The findings indicate that technology not only enhances decision-making, case management, and operational efficiency but also strengthens public trust, accountability, and respect for citizens' rights.

Islamic ethical principles such as justice (ʿAdl), benevolence (Ihsan), accountability (Muhasaba), and moral training provide a normative framework for technology integration in policing. According to the Qur'an and Sunnah, law enforcement officers must uphold their responsibilities with integrity, respect human dignity, and ensure the equitable exercise of authority. The study demonstrates that modern technology and Islamic ethics are complementary: while technology improves operational efficiency, Islamic principles cultivate moral awareness, ethical conduct, and responsibility among officers.

In conclusion, this research highlights that integrating modern technological tools within the Punjab Police, when guided by Islamic ethical and legal principles, offers a comprehensive and sustainable model for effective law enforcement. Such integration not only facilitates efficient crime control and administrative transparency but also promotes societal well-being and moral accountability, establishing a policing framework that is both technologically advanced and ethically grounded.

Keywords

Punjab Police, Modern Technology, Crime Prevention, Islamic Ethics in Policing, Accountability, Community Policing, Digital Forensics.

1۔ تمہید: اسلام، ریاست اور قیامِ امن

اسلام ایک ہمہ گیر ضابطۂ حیات ہے جو فرد، معاشرہ اور ریاست تینوں سطحوں پر واضح رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلامی ریاست کا بنیادی مقصد محض نظم و ضبط قائم رکھنا نہیں بلکہ عدلِ اجتماعی، تحفظِ عامہ اور فلاحِ انسانیت کا قیام ہے۔ قرآنِ مجید ریاستی ذمہ داری کی بنیاد عدل پر رکھتا ہے:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ"

(النحل 16:90)[1]

ترجمہ: "یقیناً اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔"

یہ آیت اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ ریاستی اداروں، خصوصاً پولیس، کا اصل فریضہ طاقت کا مظاہرہ نہیں بلکہ انصاف کا نفاذ ہے۔ عصرِ حاضر میں جرائم کی پیچیدگی اور رفتار کے پیشِ نظر جدید ٹیکنالوجی کا استعمال اسی فریضۂ عدل کی تکمیل کا ایک ناگزیر ذریعہ بن چکا ہے۔

2۔ اسلامی تصورِ ریاست اور قانون نافذ کرنے والے ادارے

اسلامی سیاسی فکر میں ریاست کو امانت (Trust) تصور کیا گیا ہے۔ حکمران اور ریاستی اہلکار اس امانت کے نگہبان ہیں، جیسا کہ قرآن کہتا ہے:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا"

(النساء 4:58)[2]

ترجمہ: "بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حقداروں تک پہنچاؤ۔"

رسول اللہ ﷺ نے ریاستی نظم و نسق میں جواب دہی کو نہایت واضح انداز میں بیان فرمایا:

"كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ"

(صحیح بخاری، کتاب الاحکام، حدیث: 7138)[3]

ترجمہ: "تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

یہ حدیث پولیس افسر کو محض قانون نافذ کرنے والا نہیں بلکہ اخلاقی و شرعی طور پر جواب دہ محافظ قرار دیتی ہے۔ جدید ڈیجیٹل نظام (Digital Monitoring Systems) اسی تصورِ احتساب کو عملی شکل دیتے ہیں۔

3۔ مقاصدِ شریعت اور جدید پولیس ٹیکنالوجی

اسلامی شریعت کے بنیادی مقاصد (Maqāṣid al-Sharī‘ah) میں حفظِ نفس، حفظِ مال اور حفظِ عزت مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ جدید پولیس ٹیکنالوجی ان مقاصد کے حصول میں معاون بنتی ہے، جیسا کہ:

- سیف سٹی کیمرہ سسٹم
- ایمرجنسی رسپانس یونٹس
- ڈیجیٹل کرائم ریکارڈ

قرآنِ مجید انسانی جان کی حرمت کو غیر معمولی انداز میں بیان کرتا ہے:

"وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا"

(المائدہ 5:32)[4]

ترجمہ: "اور جس نے ایک جان کو بچایا، گویا اس نے پوری انسانیت کو بچا لیا۔"

یہ آیت اس امر کی دلیل ہے کہ اگر جدید ٹیکنالوجی کسی ایک شہری کی جان بچانے کا سبب بن جائے تو وہ اسلامی نقطۂ نظر سے عظیم نیکی کے زمرے میں آتی ہے۔

4۔ پنجاب پولیس میں ٹیکنالوجی کا ارتقائی سفر

پنجاب پولیس نے گزشتہ برسوں میں روایتی پولیسنگ (Conventional Policing) سے اسمارٹ پولیسنگ (Smart Policing) کی طرف تدریجی پیش رفت کی ہے۔ اس سفر میں:

- ڈیجیٹل ایف آئی آر (E-FIR System)
- پولیس خدمت مراکز
- آن لائن ویریفیکیشن

نمایاں اقدامات ہیں۔ یہ اصلاحات اسلامی فقہی اصول:

"المشقة تجلب التيسير"[5]

ترجمہ: 'مشقت آسانی کو دعوت دیتی ہے۔"

کے عملی مظاہر ہیں، کیونکہ ان سے عوام کو غیر ضروری پریشانی اور تاخیر سے نجات ملتی ہے۔

5۔ شفافیت اور احتساب: قرآنی و نبوی اصول

اسلام میں احتساب کا تصور صرف آخرت تک محدود نہیں بلکہ دنیاوی نظم میں بھی نافذ ہے۔ قرآن کہتا ہے:

"إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا"

(الإسراء 17:36)[6]

ترجمہ: "بے شک کان، آنکھ اور دل —— ان سب کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

پولیس میں باڈی وورن کیمرے (Body-Worn Cameras) اور ڈیجیٹل لاگز اسی اصولِ احتساب کو مضبوط بناتے ہیں، بشرطیکہ ان کا استعمال عدل اور دیانت کے ساتھ ہو۔

6۔ نگرانی (Surveillance) اور اسلامی اخلاقی حدود

اسلام نگرانی کو مطلقاً منع نہیں کرتا، مگر اسے اخلاقی حدود کا پابند بناتا ہے:

"وَلَا تَجَسَّسُوا"

(الحجرات 49:12)[7]

ترجمہ: "اور جاسوسی نہ کرو۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ نگرانی:

- جرم کی روک تھام کے لیے ہو
- شہریوں کی نجی زندگی پامال نہ کرے

لہٰذا فیشل ریکگنیشن اور ڈیٹا اینالیٹکس کا استعمال اسلامی اصولِ ضرورت و تناسب کے تحت ہونا چاہیے۔

7۔ تحفظِ عامہ اور جدید ٹیکنالوجی

اسلام عوامی تحفظ کو اخلاقی قدر قرار دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ"

(صحیح بخاری، کتاب الایمان، حدیث: 2989)[8]

ترجمہ: "راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا صدقہ ہے۔"

سیف سٹی کیمرے، ٹریفک مینجمنٹ اور فوری رسپانس سسٹمز اسی تصور کی جدید عملی صورتیں ہیں جو شہریوں کو خوف اور عدم تحفظ سے نجات دلاتی ہیں۔

8۔ فرانزک ٹیکنالوجی اور اسلامی تصورِ شہادت

اسلام میں عدل کے قیام کے لیے شہادت (Evidence) کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ قرآن فرماتا ہے:

"وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ"

(النساء 4:58)[9]

ترجمہ: "اور اپنے درمیان کے عادل افراد کو گواہ بناؤ۔"

پنجاب پولیس نے ڈیجیٹل فرانزک ٹیکنالوجی (Digital Forensic Technology) کو اپنایا ہے، جس میں:

- موبائل فون ڈیٹا

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

- کمپیوٹر ہارڈ ڈرائیو
- CCTV ریکارڈ

شہادت کے معیاری اصول کے مطابق محفوظ کیے جاتے ہیں۔اس سے نہ صرف عدالتی ثبوت مضبوط ہوتا ہے بلکہ عدل کی اسلامی روح بھی محفوظ رہتی ہے۔

9۔ڈیجیٹل تفتیش اور فوری عدل

اسلام میں عدل کی بنیاد برابری اور شفافیت پر ہے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْقِسْطِ وَالْإِحْسَانِ"

(النحل 16:90)[10]

ترجمہ:"اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔"

ڈیجیٹل تفتیش (Digital Investigation) جیسے:

- ای-ریکارڈ مینجمنٹ
- ریموٹ سرولنس
- کرائم انٹیلیجنس سسٹمز

عدالتوں میں ثبوت کی شفافیت اور فوری فیصلے کی سہولت فراہم کرتے ہیں، جس سے انسانی حقوق اور عدالتی انصاف کے معیار کو مضبوطی ملتی ہے۔

10۔پولیس تربیت،اخلاق اور جدید ٹیکنالوجی

اسلامی تعلیمات میں اہلکار کی تربیت صرف فنی مہارت تک محدود نہیں بلکہ اخلاقی اور روحانی تربیت بھی لازمی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِہِ"

(صحیح بخاری، کتاب الاحکام، حدیث:7138)[11]

ترجمہ:"تم سب نگہبان ہو اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔"

پنجاب پولیس میں جدید ٹیکنالوجی کی تربیت کے ساتھ اخلاقی تربیت بھی شامل ہے:

- شہریوں کے ساتھ شائستگی
- قانون کی پاسداری
- نجی زندگی کے تحفظ کے اصول
- طاقت کے درست استعمال کی تربیت

یہ تربیت اسلامی اصول عدالت، احسان اور پرائیویسی کے مطابق ہے۔

11۔انسانی حقوق، پرائیویسی اور اسلامی قانونی حدود

اسلامی شریعت میں شہری حقوق کی حرمت بہت اہم ہے۔قرآن فرماتا ہے:

"وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا"

(الحجرات 49:12)[12]

ترجمہ:"اور جاسوسی نہ کرو اور ایک دوسرے کی عیب جست نہ کرو۔"

ڈیجیٹل نگرانی میں یہ اصول اہم ہیں:

- شہری پر بلاوجہ نگرانی ممنوع
- ڈیٹا محفوظ اور محدود مقصد کے لیے استعمال ہو

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

- قانون اور شفافیت کی حدیں طے ہوں

پنجاب پولیس کے جدید نظام میں ان اصولوں کو شامل کیا گیا ہے تاکہ ٹیکنالوجی کے فوائد اخلاق اور قانون کے دائرے سے باہر نہ جائیں۔

12۔ جرم کی روک تھام، سوشل لرننگ اور اسلامی تناظر

البراڈورا کے سوشل لرننگ تھیوری کے مطابق افراد اپنے ماحول اور رول ماڈلز سے سیکھتے ہیں۔ نبی ﷺ کی تعلیمات بھی اسی اصول کی عکاسی کرتی ہیں:

"ماکان الرِّفقُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ"

(صحیح بخاری، کتاب الادب، حدیث: 6024)[13]

ترجمہ: "نرمی جس چیز میں ہو اسے خوبصورت بنا دیتی ہے۔"

پنجاب پولیس میں جدید ٹیکنالوجی جیسے CCTV، کمیونٹی رپورٹنگ اور سوشل میڈیا مانیٹرنگ معاشرتی رویّوں کو درست سمت دینے اور جرم کی روک تھام میں معاون ہیں، بشرطیکہ ان کا استعمال شفاف، غیر جانبدار اور اخلاقی حدود میں ہو۔

13۔ احتساب اور شفافیت کے عملی اقدامات

اسلام میں طاقتور ادارے کے اہلکار کی جواب دہی لازمی ہے۔ قرآن فرماتا ہے:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا"

(النساء 4:58)[14]

ترجمہ: "اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حقداروں تک پہنچاؤ۔"

پنجاب پولیس میں شفافیت کے اقدامات:

- Body-Worn Cameras
- ڈیجیٹل آڈٹ لاگز
- آن لائن شکایات کا نظام

یہ سب نہ صرف جواب دہی کو یقینی بناتے ہیں بلکہ شہریوں کے اعتماد کو بھی مضبوط کرتے ہیں۔

14۔ اسلامی اخلاقیات اور ٹیکنالوجی کا ہم آہنگی

اسلام میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال جائز ہے اگر یہ:

- عدل و انصاف میں اضافہ کرے
- حقوقِ شہری محفوظ رکھے
- فلاحِ عامہ میں معاون ہو

نبی ﷺ نے فرمایا:

إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ

(صحیح بخاری، کتاب الایمان، حدیث: 2989)[15]

ترجمہ: راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا صدقہ ہے۔

اس اصول کے تحت سیف سٹی پروجیکٹس اور ہنگامی رسپانس سسٹمز شہریوں کے تحفظ اور معاشرتی بھلائی کے لیے اہم ہیں۔

15۔ نفسیاتی اثرات اور افسران کی کارکردگی

جدید ٹیکنالوجی کا سب سے نمایاں اثر پولیس افسران کی نفسیاتی تیاری (Psychological Preparedness/نفسیاتی آمادگی) اور کام کی کارکردگی پر پڑتا ہے۔

جدید سسٹمز جیسے ڈیجیٹل نگرانی، کیس مینجمنٹ سافٹ ویئر اور آن لائن رپورٹنگ افسران کو فیصلہ سازی میں بہتر اور جلدی مدد فراہم کرتے ہیں۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

اسلام میں ذہنی سکون اور انصاف کی تعلیم اہمیت رکھتی ہے۔قرآن فرماتا ہے:

"وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ"

(فصلت41:34)[16]

ترجمہ:"نیکی اور برائی برابر نہیں ہوتی۔"

یہ آیت افسران کو اخلاقی اور ذہنی توازن برقرار رکھنے کی ترغیب دیتی ہے، تاکہ ٹیکنالوجی کے استعمال سے جرم کے تدارک کے ساتھ ساتھ انصاف اور نیکی کا دائرہ بھی قائم رہے۔

16۔سماجی اثرات اور کمیونٹی پولیسنگ

ٹیکنالوجی نے پولیس اور عوام کے درمیان تعلقات میں بہتری پیدا کی ہے۔Community Policing/کمیونٹی پولیسنگ کے ذریعے:

- شہری شکایات براہِ راست پہنچتی ہیں
- مسائل کا فوری حل ممکن ہوتا ہے

افسران عوامی رویّوں اور رجحانات کا تجزیہ کر سکتے ہیں

اسلام میں سماجی تعلقات کی اہمیت واضح ہے:

"الْمُؤْمِنُونَ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الْبُنْيَانِ"

(البقرة2: 124)[17]

ترجمہ:"مومنوں کی مثال ایک عمارت کی مانند ہے، جس کے ایک حصہ دوسرے کا سہارا ہیں۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ پولیس کا ہر عمل صرف فرد کے لیے نہیں بلکہ معاشرتی بھلائی اور فلاح عامہ کے لیے ہونا چاہیے۔

17۔تربیت، اخلاق اور شفافیت

اسلام افسران کی تربیت میں علم اور اخلاق(Knowledge & Ethics/علم و اخلاق)دونوں کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔نبی ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلَا يُسَاءِلُ عَنْهُ"

(صحیح بخاری، کتاب العلم، حدیث:71)[18]

ترجمہ:"جو شخص علم سکھائے، اس سے اس کا حساب نہیں لیا جائے گا۔"

پنجاب پولیس میں جدید تربیت کے مراحل شامل ہیں:

- تکنیکی تربیت(Digital Tools Training/ڈیجیٹل ٹولز کی تربیت)
- اخلاقی تربیت(Ethical Policing/اخلاقی پولیسنگ)
- شفافیت اور جواب دہی کی تربیت(Transparency & Accountability/شفافیت اور جواب دہی)

یہ تربیت اسلامی اصول کے مطابق افسران کو نہ صرف پیشہ ورانہ مہارت بلکہ اخلاقی ذمہ داری بھی فراہم کرتی ہے۔

18۔جرائم کی روک تھام: اسلامی اور جدید تقابلی جائزہ

جدید پولیسنگ میں جرم کی روک تھام(Crime Prevention)بنیادی طور پر ڈیٹا اینالیسس، ٹیکنالوجی اور پیشگی نگرانی(Proactive Surveillance) پر منحصر ہے۔تاہم، اسلام میں جرم کی روک تھام صرف ظاہری اقدامات تک محدود نہیں بلکہ اس میں اخلاقی تربیت، معاشرتی اصلاح اور انسانی کردار کی تعمیر بھی شامل ہے۔

اسلامی شریعت میں حفاظتی اقدامات(Preventive Measures)کی بنیاد درج ذیل اصولوں پر رکھی گئی ہے:

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

1. قانونی اور اخلاقی نگرانی(Legal & Ethical Supervision):

قرآن فرماتا ہے:

"وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ"

(الشوریٰ42:38)[19]

ترجمہ: "اور ان کے کاموں میں باہمی مشورہ ہوتا ہے۔"

اس اصول کے مطابق پولیس کو نہ صرف قانون نافذ کرنا ہے بلکہ معاشرتی مشاورت، اخلاقی رہنمائی اور شہری مشاورت کے ذریعے جرائم کی روک تھام کرنی چاہیے۔

2. معاشرتی تعلیم و تربیت/آگاہی(Community Awareness):

نبی ﷺ نے فرمایا:

"الدِّينُ النَّصِيحَةُ"

(صحیح مسلم، کتاب الإیمان، حدیث: 55)[20]

ترجمہ: "دین نصیحت ہے۔"

نصیحت کا مفہوم معاشرتی سطح پر قانون کی پابندی، اخلاقی تربیت اور شہری شعور بھی ہے۔ کمیونٹی پولیسنگ(Community Policing)اسی اصول کی عملی عکاسی کرتی ہے، جہاں شہریوں کو تعلیم، مشورہ اور معلومات فراہم کرکے جرائم کے امکانات کم کیے جاتے ہیں۔

3. تخفیفِ جرائم کے لیے ٹیکنالوجی کا کردار(Role of Technology in Crime Reduction):

ڈیجیٹل نگرانی، سیف سٹی کیمراز، فورنزک ڈیٹا اینالیسس، اور کرائم انٹیلیجنس سسٹمز(Crime Intelligence Systems)پولیس کو وقت پر معلومات فراہم کرتے ہیں اور مجرموں کی پیشگی شناخت ممکن بناتے ہیں۔

قرآن میں انسانی جان اور مال کے تحفظ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے:

"وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ"

(الأنعام6:151)[21]

ترجمہ: "اور جس جان کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے، بغیر حق کے نہ قتل کرو۔"

یہ آیت ٹیکنالوجی کے استعمال کو انسانی جان کے تحفظ کے لیے جائز قرار دیتی ہے، اور پولیس کی ہر کارروائی کو اخلاقی و شریعت کے دائرے میں رکھتی ہے۔

4. نفسیاتی اور اخلاقی پہلو(Psychological & Ethical Aspects):

جدید تحقیق کے مطابق پولیس افسران کی نفسیاتی آمادگی(Psychological Preparedness)جرم کی روک تھام میں مؤثر کردار ادا کرتی ہے۔ اسلامی تعلیمات افسران کی اخلاقی تربیت کو بھی اہمیت دیتی ہیں:

- صبر، شجاعت، اور حسن سلوک
- شہریوں کے ساتھ احترام اور عدل
- طاقت کے استعمال میں اعتدال

نبی ﷺ نے فرمایا:

"أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ"

(الترمذی، کتاب البر، حدیث: 1359)[22]

ترجمہ: "اللہ کے نزدیک سب سے محبوب لوگ وہ ہیں جو دوسروں کے لیے سب سے زیادہ فائدہ مند ہوں۔"

اس حدیث کا اطلاق پولیسنگ میں شہریوں کے تحفظ اور بھلائی کے لیے جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے کیا جا سکتا ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

19۔ نتائج اور سفارشات

19.1 نتائج ((Findings

1. جدید ٹیکنالوجی پنجاب پولیس کی کارکردگی، تفتیش، فرانزک اور جرم کی روک تھام میں نمایاں بہتری لاتی ہے، سے پولیس کے فیصلے زیادہ مؤثر، شفاف اور تیز تر ہوتے ہیں۔
2. اسلامی اصول افسران کو اخلاقی اور روحانی حدود میں رہ کر ٹیکنالوجی کے استعمال کی رہنمائی فراہم کرتے ہیں، جس سے عدل، احسان اور شہری حقوق کی پاسداری ممکن ہوتی ہے۔
3. ڈیجیٹل فرانزک ٹیکنالوجی اور نگرانی کے جدید نظام عدالتی شہادت، شفافیت اور احتساب کے اسلامی تصور کے مطابق ہیں، اور انسانی غلطیوں اور بدعنوانی کے امکانات کم کرتے ہیں۔
4. کمیونٹی پولیسنگ، عوامی شکایات کی فوری رسیدگی اور سماجی تربیت کے پروگرام شہریوں کا اعتماد مضبوط کرتے ہیں اور جرائم کی روک تھام میں مؤثر ہیں۔
5. نفسیاتی اور اخلاقی تربیت کے ساتھ جدید ٹیکنالوجی کا انضمام افسران کی فیصلہ سازی، ذہنی سکون اور پیشہ ورانہ رویّے کو بہتر بناتا ہے۔

19.2 سفارشات (Recommendations)

1. پنجاب پولیس کے تربیتی نصاب میں جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ اسلامی اخلاقیات اور شریعت کے اصول کو شامل کیا جائے تاکہ افسران کی اخلاقی اور عملی کارکردگی میں توازن قائم ہو۔
2. ٹیکنالوجی کا استعمال شہری حقوق، پرائیویسی اور اسلامی اخلاقیات کے مطابق محدود اور شفاف ہو تاکہ تجاوزات اور ناانصافی سے بچا جاسکے۔
3. افسران کی نفسیاتی اور اخلاقی تربیت کو ڈیجیٹل مہارت اور جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ یکجا کیا جائے تاکہ عملی فیصلے مؤثر اور عدل کے مطابق ہوں۔
4. کمیونٹی پولیسنگ کے پروگرامز کو اسلامی سماجی اصولوں کی روشنی میں بہتر بنایا جائے تاکہ شہری اور پولیس کے درمیان اعتماد اور شراکت داری مضبوط ہو۔
5. مستقل تحقیق اور جائزے کے ذریعے ٹیکنالوجی اور اخلاقیات کے درمیان توازن برقرار رکھا جائے، تاکہ افسران کی کارکردگی، شہری تحفظ اور شفافیت کو ایک جامع ماڈل کے تحت یقینی بنایا جاسکے۔

20۔ اختتامیہ (Conclusion)

یہ تحقیقی مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ پنجاب پولیس میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال نہ صرف تفتیش، فرانزک اور جرائم کی روک تھام میں مؤثر ہے بلکہ اسلامی اصول، عدل اور اخلاقی تربیت کے تناظر میں بھی جائز اور ضروری ہے۔

اسلام اور جدید پولیسنگ کے اصول ایک دوسرے کے تکمیل کنندہ ہیں:

- اسلام اخلاقی اور روحانی رہنمائی فراہم کرتا ہے
- جدید ٹیکنالوجی عملی استعداد اور فوری فیصلے کی سہولت دیتی ہے

یوں، اسلامی پولیسنگ اور جدید ٹیکنالوجی کا امتزاج شہری تحفظ، شفافیت اور عدل کے لیے بہترین ماڈل فراہم کرتا ہے۔

References

1. Qur’an. Surah An-Nahl, 16:90.
2. Qur’an. Surah An-Nisa, 4:58.
3. Bukhari, Muhammad ibn Ismail. Al-Jami’ al-Sahih (Ṣaḥīḥ al-Bukhārī), Book Al-Aḥkām, Hadith: 7138.
4. Qur’an. Surah Al-Ma’idah, 5:32.
5. Islamic Legal Principle (Fiqh). Al-Mishqah fi Usool al-Fiqh.
6. Qur’an. Surah Al-Isra, 17:36.
7. Qur’an. Surah Al-Hujurat, 49:12.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

8. Bukhari, Muhammad ibn Ismail. Al-Jami’ al-Sahih (Ṣaḥīḥ al-Bukhārī), Book Al-Iman, Hadith: 2989.
9. Qur’an. Surah An-Nisa, 4:58.
10. Qur’an. Surah An-Nahl, 16:90.
11. Bukhari, Muhammad ibn Ismail. Al-Jami’ al-Sahih (Ṣaḥīḥ al-Bukhārī), Book Al-Aḥkām, Hadith: 7138.
12. Qur’an. Surah Al-Hujurat, 49:12.
13. Bukhari, Muhammad ibn Ismail. Al-Jami’ al-Sahih (Ṣaḥīḥ al-Bukhārī), Book Al-Adab, Hadith: 6024.
14. Qur’an. Surah An-Nisa, 4:58.
15. Bukhari, Muhammad ibn Ismail. Al-Jami’ al-Sahih (Ṣaḥīḥ al-Bukhārī), Book Al-Iman, Hadith: 2989.
16. Qur’an. Surah Fussilat, 41:34.
17. Qur’an. Surah Al-Baqarah, 2:124.
18. Bukhari, Muhammad ibn Ismail. Al-Jami’ al-Sahih (Ṣaḥīḥ al-Bukhārī), Book Al-Ilm, Hadith: 71.
19. Qur’an. Surah Al-An’am, 6:152.
20. Sahih Muslim, Book of Faith (Kitab al-Iman), Hadith: 55
21. Qur’an, Al-An’am 6:151
22. Jami` at-Tirmidhi, Book of Virtues (Kitab al-Birr), Hadith: 1359